

حرام کھانے کی نحوست

حضرت مولانا مفتی عبدالرزاق صاحب دہلوی مدظلہم



مشکوٰۃ ترقیب
مؤسسہ اسلامیہ

میعن اسلامک پبلشرز

۱/۱۰۰ پلاٹ نمبر ۱۱

مقام خطاب : جامع مسجد بیت المکرم

گلشن اقبال کراچی

وقت خطاب : بعد نماز عصر تا مغرب

اصلاحی بیانات : جلد نمبر: ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرام کھانے کی نحوست

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه. ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا. من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له. ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له. ونشهد ان سيدنا وسدنا ومولانا محمداً عبده ورسوله. صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه وبارك وسلم تسليماً كثيراً كثيراً.
كثيراً كثيراً۔

اما بعد!

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم
﴿ولقد آتينا لقمن الحكمة ان اشكر لله، ومن يشكر فانما يشكر لنفسه، ومن كفر فان الله غني حميد۔۔۔ صدق الله العظيم﴾

(سورة لقمان: ۳)

تمہید

یہ سورۃ لقمان کی آیت ہے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک اور مقبول بندے حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحتیں بیان فرمائی ہیں۔ اور اس آیت کی تفسیر میں حبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت لقمان علیہ السلام کا ایک قول نقل فرمایا ہے، جس میں حضرت لقمان علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے چار ہزار پیغمبروں کی خدمت اور صحبت میں رہ کر جو کچھ ان سے سنا اور جو ان سے تعلیمات حاصل کیں، اس کا خلاصہ آٹھ باتیں ہیں:

① پہلی بات یہ ہے کہ جب تم نماز میں ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔ اس کے بارے میں پچھلے جمعہ کو تفصیل سے عرض کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نصیحت پر عمل

دوسری نصیحت ”حلق کی حفاظت“

حضرت لقمان علیہ السلام نے دوسری نصیحت یہ فرمائی کہ جب تم دسترخوان پر ہو تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔ اس نصیحت کے دو مطلب ہیں۔ ایک مطلب تو یہ ہے کہ حد سے زیادہ کھانے سے بچو، اس لئے کہ زیادہ کھانے سے معدہ خراب ہوتا ہے، اور سارے جسم کی صحت معدہ کے صحیح ہونے پر موقوف ہے، اگر معدہ خراب ہے تو سارا جسم خراب ہے، اور اگر معدہ صحیح ہے تو سارا جسم صحیح ہے۔ لہذا زیادہ کھانے سے بچو تاکہ معدہ صحیح رہے۔ چنانچہ ہمارے دین میں بھی یہی تعلیم دی گئی ہے کہ جب کھانا کھاؤ تو اپنے پیٹ کے تین حصے کر لو، ایک حصہ کھانے کے لئے، ایک پیٹے کے لئے اور ایک حصہ سانس لینے کے لئے۔ اگر اس اصول پر عمل ہو جائے تو انسان بیمار نہ ہو اور کبھی اس کو پیٹ کی خرابی نہ ہو۔ اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہ طریقہ بیان فرمایا ہے کہ جب تھوڑی سی بھوک رہ جائے اس وقت کھانا چھوڑ دو۔ اور حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ جب کھانا کھاتے کھاتے ایسا مقام آجائے کہ دل کے اندر کشمکش ہونے لگے کہ مزید کھاؤں یا نہ کھاؤں، بس اس وقت کھانا چھوڑ دے تو پھر انشاء اللہ زیادہ کھانے کے مرض میں مبتلا نہیں ہوگا اور معدہ بھی خراب نہ ہوگا۔ بہر حال کم خوری اچھی بات ہے اور زیادہ خوری عام طور پر انسان کی صحت کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔

اپنے حلق کو لقمہ حرام سے بچاؤ

اس نصیحت کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ اپنے حلق کو لقمہ حرام سے بچاؤ۔ اور کھانا کھانے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ تمہارے حلق میں حرام یا مشتبہ کھانا تو نہیں جا رہا ہے۔ اگر وہ کھانا حلال و طیب ہے تو بسم اللہ کر کے اس کو کھاؤ اور اگر خدا نخواستہ وہ کھانا

حرام یا مشتبہ ہے تو پھر اپنے حلق کی اس سے حفاظت کرو کہ حرام کا لقمہ تمہارے حلق سے اترنے نہ پائے، اس لئے کہ یہ ایسا زہر ہے جو دین و ایمان کو ملیا میٹ کرنے والا ہے۔ چنانچہ قرآن و حدیث میں حرام کھانے پر بہت سی وعیدیں آئی ہیں۔

حرام کھانے سے دعا قبول نہیں ہوتی

مسلم شریف کی ایک حدیث ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اس کا سفر بڑا طویل تھا، اس کے بال بکھرے ہوئے، کپڑے غبار آلود، اور وہ اسی حالت میں آسمان کی طرف منہ کر کے یارب یارب کہہ کر دعا مانگ رہا تھا، لیکن اس کی حالت یہ تھی کہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام، اور حرام غذا سے اس کی پرورش ہوئی، ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟ (مسلم شریف)

معلوم ہوا کہ حرام کھانے کی ایک نحوست یہ ہے کہ اس کے کھانے کے بعد آدمی کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ یہ خطرناک معاملہ ہے۔

تین آدمیوں کی دعا کا قبول ہونا

حدیث شریف میں آتا ہے، تین آدمی ایسے ہیں کہ ان کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، ان کی دعا کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے۔ ایک مسافر کی دعا، دوسرے باپ کی دعا اولاد کے حق میں، تیسرے مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں۔ لیکن اگر ایک شخص طویل سفر پر ہے مگر اس کا کھانا پینا حرام کا ہے تو پھر حالت سفر میں بھی اگر وہ اللہ تعالیٰ کو پکارے گا تب بھی اس کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

حرام کھانے والے کی عبادت قبول نہیں

ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے، اور یہ فرشتہ ہر دن اور ہر رات یہ آواز لگاتا ہے کہ جو شخص حرام کھائے گا، اللہ

تعالیٰ اس کے نہ فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ (کتاب الکبائر)
ان دونوں احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ حرام کھانے والے کی نہ دعا قبول ہوتی ہے اور نہ ہی عبادت قبول ہوتی ہے۔

”مستجاب الدعوات“ بننے کا طریقہ

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوات بنا دیں۔ ”مستجاب الدعوات“ اس کو کہتے ہیں جس کی دعا قبول ہو جایا کرے۔ تاکہ جب بھی میں دعا کروں تو اللہ تعالیٰ میری دعا قبول فرمایا کریں۔ جواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! تم حلال کھانے اور حلال کھانے کا اہتمام کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں ”مستجاب الدعوات“ بنا دیں گے، پھر تم جو بھی دعا کرو گے، اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرمایا کریں گے، اور حرام سے بچو، اس لئے کہ اگر حرام کھانے کا ایک لقمہ بھی انسان کے منہ میں چلا جائے تو چالیس دن تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (الترغیب) حرام کھانے کا یہ نقصان بہت بڑا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے نقصانات ہیں۔

حرام کھانے کے نقصانات

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے حرام کھانے کے مندرجہ ذیل نقصانات شمار کرائے ہیں۔

① پہلا نقصان یہ ہے کہ حرام کھانے سے انسان کے دل سے نور نکل جاتا ہے۔

② دوسرا نقصان یہ ہے کہ حرام کھانے سے طبیعت کے اندر سستی اور کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔

۴) تیسرا نقصان یہ ہے کہ انسان کے دل میں بُرے بُرے جذبات اور خیالات کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہر وقت انسان کے دل میں بُرے کام کرنے کا جذبہ ابھرتا رہتا ہے۔

۵) چوتھا نقصان یہ ہے کہ نیک کام کی طرف سے انسان کی طبیعت ہٹ جاتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حرام کھانے سے انسان دین سے دور ہو جاتا ہے اور اس کی آخرت برباد ہونے لگتی ہے۔

حرام کھانے والے کی طرف سے شیطان کی بے فکری

ایک روایت میں ہے: حضرت یوسف بن ادرطات رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی نوجوان اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی اطاعت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو شیطان اپنے دوستوں سے کہتا ہے کہ یہ دیکھو اس کی غذا کیا ہے؟ اس کی خوراک کیسی ہے؟ اگر اس کا کھانا پینا مال حرام سے ہے، حرام کھاتا ہے، حرام پیتا ہے، حرام پہنتا ہے، تو شیطان اپنے دوستوں سے کہتا ہے کہ اب تم اس کی طرف سے بے فکر رہو، اب تمہیں اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ حرام کھانے سے اس کی عبادت اس کو بالکل فائدہ نہیں دے گی۔ (کتاب الکبائر)

بہر حال، شیطان بھی اس کی غذا دیکھ کر بے فکر ہو جاتا ہے، البتہ شیطان اس شخص کی عبادت خراب کرنے کی فکر کرتا ہے جس کی غذا حلال ہوتی ہے، اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اس کی عبادت کھری ہے اور یہ عبادت اس کے لئے باعثِ نفع ہے، باعثِ قرب اور باعثِ رضا مندی ہے، اور یہ اللہ کا مقرب بندہ بنے گا۔ اور اگر کوئی شخص حرام کھا رہا ہے، حرام پی رہا ہے، حرام پہن رہا ہے تو اس کی طرف سے بے فکر ہو جاتا ہے۔

حرام کھانے کی مختلف صورتیں

آج ہمارے معاشرے میں حرام کے بے شمار طریقے پھیلے ہوئے ہیں، اور لوگ ان میں مبتلا رہتے ہیں اور بالکل پرواہ نہیں کرتے، مثلاً آج کل بجلی کی چوری کتنی عام ہے، کتنی فیکٹریاں، کتنی ملیں، کتنے گھر اور کتنے ادارے ایسے ہیں جو بجلی چراتے ہیں، اور اس بجلی سے سب کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح گیس چوری کرتے ہیں، پانی چوری کرتے ہیں، ڈیوٹی کی چوری بھی بہت عام ہے، چاہے سرکاری ملازم ہوں یا غیر سرکاری ملازم ہوں، عام طور پر لوگ ڈیوٹی کم دیتے ہیں اور تنخواہ پوری لیتے ہیں الا ماشاء اللہ، کچھ لوگ نیک ہوں گے جو اس سے بچے ہوئے ہوں گے۔ آج مالکان اپنے ملازمین سے پریشان ہیں کہ وقت پورا نہیں دیتے اور تنخواہ پوری لیتے ہیں۔ اسی طرح تجارت کے اندر سود لینا اور سود دینا، رشوت لینا، کم تولنا، کم ناپنا۔ یہ سب حرام خوردی کی مختلف صورتیں ہیں۔ اگر ہم لوگ حرام کھانے سے نہیں بچیں گے تو پھر ہماری طبیعت کیسے عبادت کی طرف راغب ہوگی۔

علم کی کمی نہیں، عمل میں کمی ہے

یاد رکھیے! علم کی کمی نہیں ہے، عمل کی کمی ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ اپنا لقمہ حلال کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ غالب کا شعر ہے۔

جاننا ہوں میں ثواب طاعت وزہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

یعنی میں جانتا ہوں کہ نماز پڑھنے کا یہ ثواب ہے، اور نماز نہ پڑھنے کا یہ عذاب ہے۔ جانتا ہوں کہ زکوٰۃ دینے کا یہ ثواب ہے اور نہ دینے کا یہ وبال ہے، لیکن حالت یہ ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے طبیعت راغب نہیں ہوتی، آذان ہو رہی ہے لیکن مسجد میں نہیں جا رہے بلکہ دکانداری ہو رہی ہے، ملاقاتیں ہو رہی ہیں، تقریبات ہو رہی

ہیں، لیکن نماز غائب ہے، حالانکہ نماز کی فرضیت کو سب جانتے ہیں۔ پہلے زمانے میں دین کا علم اتنا عام نہیں تھا جتنا اب عام ہے، بڑے بڑے مدارس ہیں، کتابیں ہیں، رسالے ہیں اور دغظ اور تقریریں ہیں، کمیشنیں بھی ہیں، جہاں چاہیں اور جس وقت چاہیں علم دین حاصل کر لیں، لیکن اس کے باوجود دین پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ عمل کی بڑی کمی ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ ہماری غذا کے اندر حرام اور مشتبہ غذا شامل ہے، جس کے نتیجے میں ہمارا باطن تباہ ہو گیا ہے، توفیق سلب ہو گئی ہے، اور دین کی طرف میلان اور جھکاؤ ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو حرام غذا سے بچائیں۔

ایک ہلا دینے والی حدیث

ایک اور روایت انسان کو ہلا دینے والی ہے، خدا کرے کہ واقعہ ہم مل جائیں اور کوشش کریں کہ ہم خود بھی حلال کھائیں اور اپنے بچوں کو بھی حلال کھلائیں۔ وہ یہ کہ ایک روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں لائے جائیں گے کہ ان کی نیکیاں تہامہ پہاڑ کے برابر ہوں گی۔ (تہامہ ایک پہاڑ کا نام ہے۔ یعنی ان کے پاس اعمال صالحہ اور نیکیوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہوگا) جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونگے تو اللہ تعالیٰ ان کی تمام نیکیاں کا عدم کر دیں گے اور ان کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے سوال کیا کہ حضور! یہ کیونکر ہوگا؟ اب میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ دنیا میں نماز بھی پڑھا کرتے تھے، روزے بھی رکھتے تھے، حج بھی کرتے تھے، زکوٰۃ بھی دیتے تھے، لیکن جو نبی ان کے پاس حرام مال آتا تو یہ لوگ اس کو بے دھڑک لے کر استعمال کر لیتے تھے، اس حرام سے نہیں بچتے تھے۔ گویا حرام کے استعمال میں بالکل آزاد اور جری تھے۔ اس حرام کے استعمال اور اس کی نحوست کی وجہ سے ان کی یہ ساری عبادتیں کا عدم ہو جائیں گی۔ (کتاب الکلبانی)

حرام سے بچنا فرض ہے

جیسے نماز پڑھنا فرض ہے، روزہ رکھنا فرض ہے، زکوٰۃ دینا فرض ہے، بالکل اسی طرح حرام سے بچنا بھی فرض ہے۔ آج ہمارے اندر یہ کوتاہی بہت زیادہ پائی جارہی ہے کہ ہم میں سے بعض لوگ سرکاری ملازم ہیں، لیکن طرح طرح کے بہانوں اور مختلف طریقوں سے رشوت لیتے ہیں، یا اپنی ڈیوٹی کے اندر کوتاہی کرتے ہیں، اسی طرح اور نائم نہیں کرتے لیکن اور نائم کا معاوضہ وصول کرتے رہتے ہیں۔ یہ خرابی بھی عام ہوتی، بھلوی ہے کہ کتنے مسلمان ایسے ہیں جو حاجی بھی ہیں، نمازی بھی ہیں، ڈاڑھی بھی رکھی ہوئی ہے، مگر بینکوں میں ملازم ہیں، اور انشورنس کمپنی میں ملازم ہیں، اس کے علاوہ بجلی کی چوری بھی کر رہے ہیں، ریل گاڑی میں ٹکٹ کے بغیر سفر بھی کر رہے ہیں۔ یہ سب کام بھی ہو رہے ہیں اور ساتھ ساتھ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور رمضان میں روزے بھی رکھتے ہیں۔

حلال کو اختیار کرنا فرض ہے

کتنے لوگ ایسے ہیں جو کاروبار میں اپنے آپ کو بالکل آزاد سمجھتے ہیں کہ ہم جس طرح چاہیں اپنا کاروبار کریں، حالانکہ جس طرح نماز کے اندر حلال و حرام ہے، روزے کے اندر حلال و حرام ہے، اس طرح کاروبار کے اندر بھی حلال و حرام ہے، حلال کو اختیار کرنا فرض ہے اور حرام سے بچنا فرض ہے۔

ایک عبرت ناک قصہ

ایک عبرت ناک قصہ سنا تا ہوں، حضرت علی بن مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب کا انتقال ہو گیا، اور میں اللہ کے فضل سے حافظ قرآن تھا، میرا یہ معمول تھا کہ میں روزانہ والد صاحب کی قبر پر جاتا اور تلاوت قرآن کریم کر کے ایصال ثواب کرتا، ایک مرتبہ رمضان شریف کا زمانہ تھا، سا تیسویں شب تھی،

سحری کھا کر فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد حسب معمول میں فجر کے بعد والد صاحب کی قبر پر جا کر تلاوت کرنے لگا، تو اچانک برابر والی قبر سے مجھے ہائے ہائے کرنے کی آواز آنے لگی، جب پہلی مرتبہ یہ آواز آئی تو میں خوف زدہ ہو گیا، میں ادھر ادھر دیکھنے لگا تو اندھیرے کی وجہ سے مجھے کوئی نظر نہیں آیا، جب میں نے آواز کی طرف کان لگائے اور غور کیا تو پتہ چلا کہ یہ آواز کسی قریب والی قبر سے آرہی ہے، اور ایسا لگا کہ میت کو قبر میں بہت خوفناک عذاب ہو رہا ہے اور اس عذاب کی تکلیف سے میت ہائے ہائے کر رہی ہے، بس پھر کیا تھا، میں پڑھتا پڑھانا تو بھول گیا اور خوف کی وجہ سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اور میں اسی قبر کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گیا، پھر جوں جوں دن کی روشنی پھیلنے لگی تو آواز بھی مدہم ہونے لگی، پھر اچھی طرح دن نکلنے کے بعد آواز بالکل بند ہو گئی، جب لوگوں نے آنا جانا شروع کیا تو ایک آدمی سے میں نے پوچھا کہ یہ قبر کس کی ہے؟ اس نے ایک ایسے شخص کا نام لیا جس و میں بھی جانتا تھا کیونکہ وہ شخص ہمارے محلے کا آدمی تھا اور بہت پکا نمازی تھا، پانچ وقت کی نماز باجماعت صاف اول میں ادا کرتا تھا اور انتہائی کم گو آدمی اور نہایت شریف آدمی تھا، کسی کے معاملے میں دخل نہیں دیتا تھا، جب بھی کسی سے ملتا تو اچھے اخلاق سے ملتا ورنہ زیادہ تر وہ ذکر و تسبیح میں مشغول رہتا۔ جب میں اس کو پہچان گیا تو مجھ پر یہ بات بہت گراں گزری کہ اتنا نیک آدمی اور اس پر یہ عذاب!! میں نے سوچا کہ اس کی تحقیق کرنی چاہئے کہ اس نے ایسا کونسا گناہ کیا ہے جس کی وجہ سے اس کو یہ عذاب ہو رہا ہے؟ چنانچہ میں محلے میں گیا اور اس کے ہم عمر لوگوں سے پوچھا کہ فلاں شخص بڑا نیک اور عابد اور زاہد آدمی تھا لیکن میں نے اس کو عذاب کے اندر مبتلا دیکھا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ ویسے تو بڑا نیک اور بڑا عابد اور بڑا زاہد اور عبادت گزار تھا، مگر اس کی اولاد کوئی نہیں تھی اور اس کا کاروبار بہت وسیع تھا، جب وہ بوڑھا ہو گیا اور اس کے اندر کاروبار کرنے کی طاقت نہ رہی اور کوئی دوسرا اس کے کاروبار کو چلانے والا نہیں تھا، تو اس نے

اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا اور خود بھی سوچا کہ میں اب ذریعہ معاش کے لئے کیا طریقہ اختیار کروں؟ اس کے خبیث نفس نے اس کو یہ تدبیر سمجھائی کہ تو اپنا سارا کاروبار ختم کر اور جو کچھ پیسے آئیں اس کو سود پر دے دے۔ چنانچہ اس نے سارا حلال کاروبار ختم کیا اور جو رقم آئی اس کو سود پر لگا دیا۔ چونکہ کاروبار سے فارغ ہو گیا تھا اس لئے ہر وقت مسجد میں رہتا، اشراق، چاشت، تہجد، اذانیں وغیرہ تمام نوافل پڑھتا، اور پانچوں نمازیں امام کے پیچھے باجماعت صف اول میں کجیر اولیٰ کے ساتھ پڑھتا اور رات دن ذکر و تسبیح میں مشغول رہتا۔ اور ہر مہینے سود کی معقول رقم مل جاتی اس کے ذریعہ مہینے بھر گزارہ کرتا۔ بس یہ سن کر میں سمجھ گیا کہ اس کو شدید عذاب ہو رہا تھا وہ اسی سود خوری کے گناہ کا وبال تھا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حرام کھانے اور حرام پینے سے بچائے۔ آمین۔

عذاب قبر کی وجہ

باوجود نیک ہونے اور نمازی ہونے کے اس نے اپنے حلق کو حرام غذا سے نہیں بچایا، اس وجہ سے قبر میں اس کو عذاب ہوا، یہ عذاب اسی سود کھانے کی وجہ سے ہوا۔ آج بھی بعض مسلمان ایسے ہیں جو انعامی بانڈ خرید لیتے ہیں، اور اس پر جو انعام نکلتا ہے اس کو بے دھڑک استعمال کرتے ہیں، یہاں تک کہ اس انعام سے حج و عمرہ بھی ادا کر لیتے ہیں، حالانکہ وہ انعام خالص حرام ہے۔ کتنے مسلمان ایسے ہیں کہ ریٹائرمنٹ کے وقت ان کو پنشن کے جو آٹھ دس لاکھ روپے ملتے ہیں، اس کو فوراً بینک کے فلکس ڈپازٹ اکاؤنٹ وغیرہ میں رکھ دیتے ہیں اور ہر ماہ اس کا سود وصول کرتے ہیں اور اسی سے اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں حرام کھانے کی یہ مختلف صورتیں ہیں جن سے بچنے کی ضرورت ہے۔

بہر حال، حضرت لقمان علیہ السلام کا فرمانا یہ ہے کہ جب دسترخوان پر بیٹھو تو حرام لقمے سے اپنے حلق کی حفاظت کرو کہ تمہارے حلق میں حرام اور مشتبہ غذا نہ

جانے پائے، اگر حرام لقمہ چلا گیا تو پھر عبارت قبول نہیں ہوگی، وعا قبول نہیں ہوگی، فرض قبول نہیں ہوں گے، نفل قبول نہیں ہوں گے، بلکہ حرام کھانے کا جو ہولناک وبال اور عذاب قرآن وحدیث میں بتایا گیا ہے اس سے بچنا بھی مشکل ہوگا۔
 کھانے پینے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ حلال ہو۔ حلال کھانے میں کیا برکات اور کیا فوائد ہیں، وہ انشاء اللہ آئندہ کسی مجلس میں عرض کرونگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حرام غذا سے محفوظ رکھے اور حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

